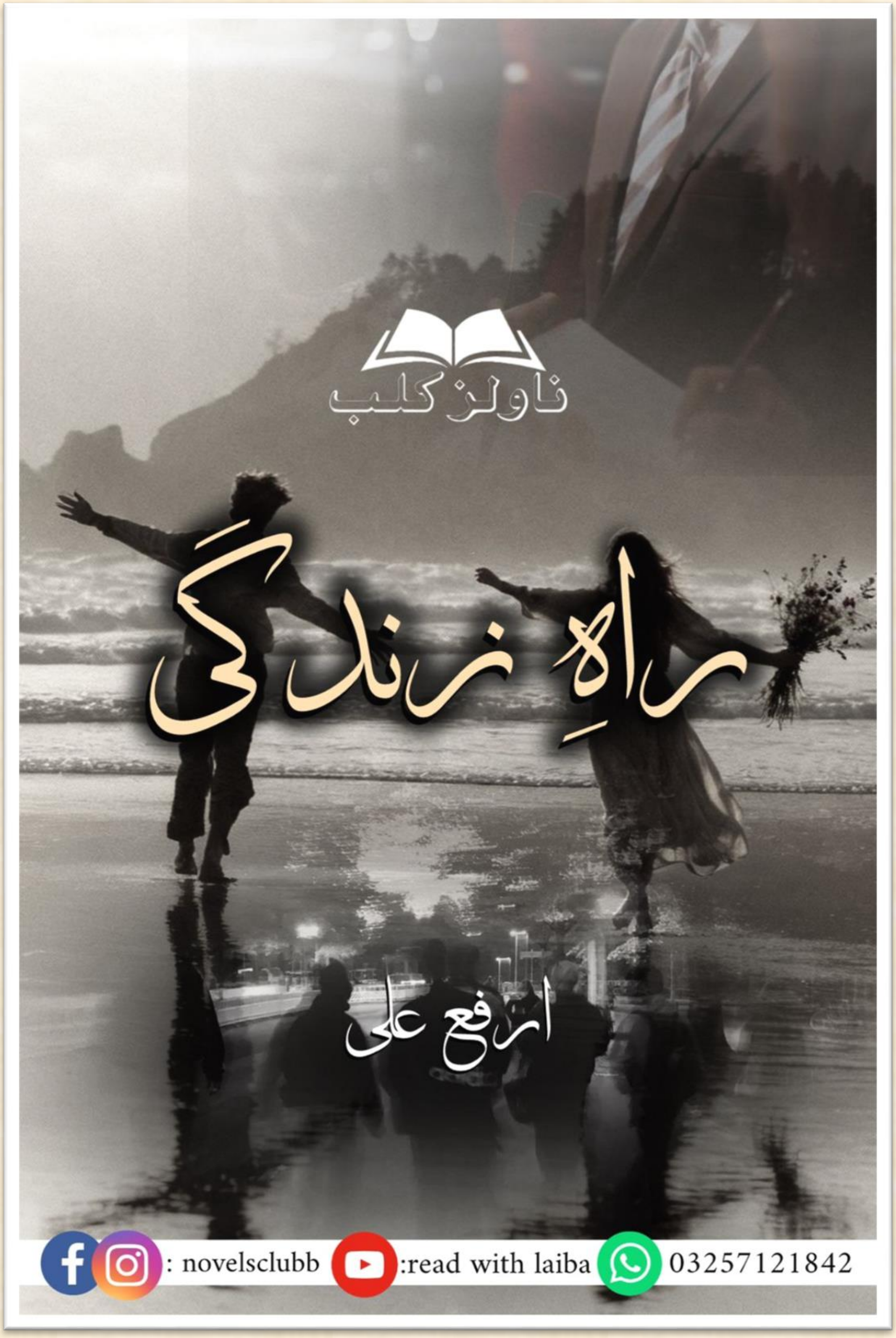
ناولز کلب
راہِ زندگی
ارفع علی
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

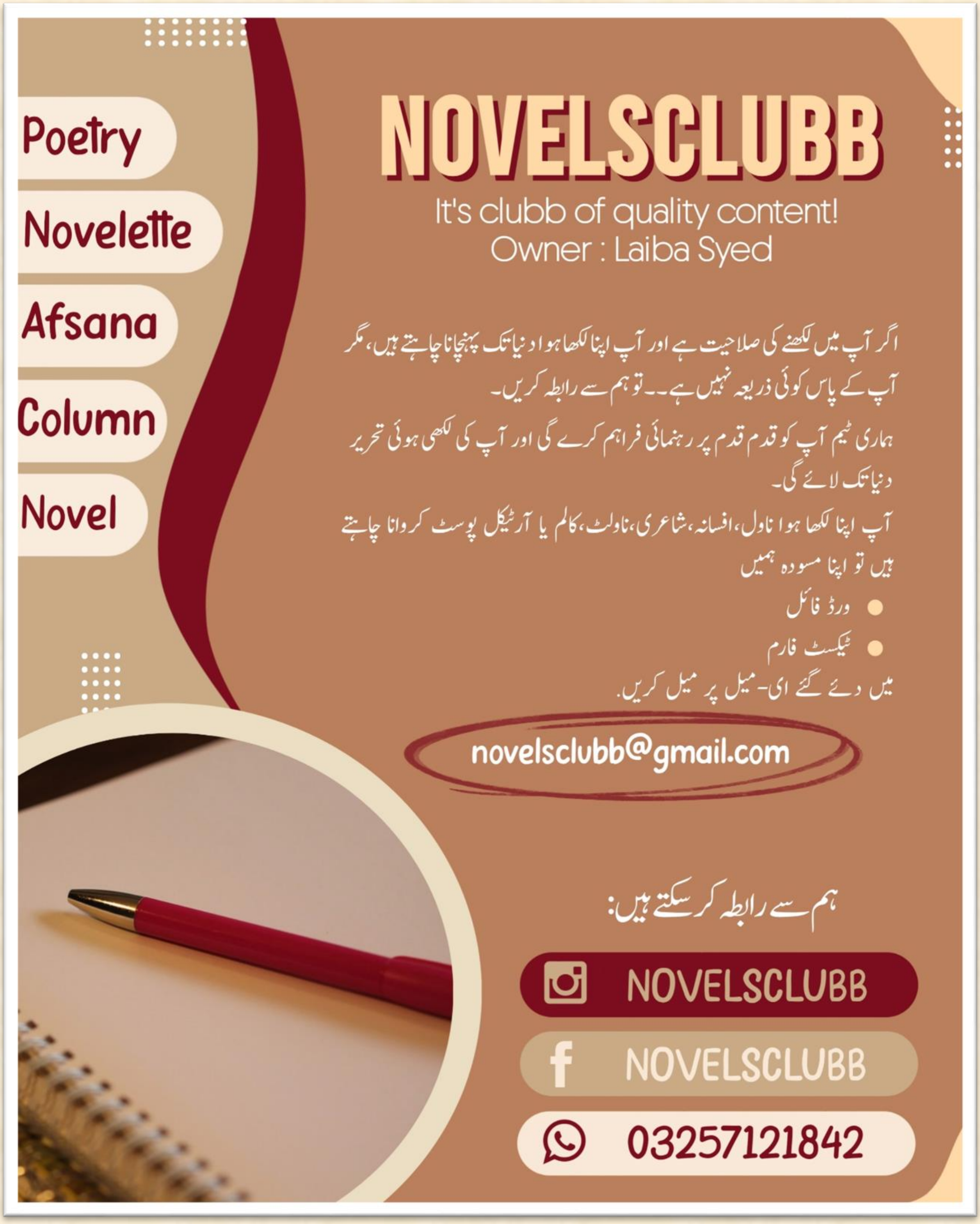
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

راہِ زندگی

از قلم

ارفع علی

Clubb of Quality Content!

راہِ زندگی

از قلم: ارفع علی

قسط: 3

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ گھر کے اندر داخل ہوئی اس نے تحریم بیگم کو کال کر کے بتا دیا تھا کسی نے اس کی کار کا ٹائر پنکچر کر دیا ہے اس لیے اسے گھر آنے میں دیر ہو جائے گی۔ وہ لاؤنج کے اندر داخل ہوئی وہ اس وقت تھک چکی تھی اس نے تحریم بیگم کو بتایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھی ہی تھی جب راحیل کی بات سن کر اس نے اپنے قدم روکے اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگی جو غصے میں اسے دیکھ رہا تھا۔

گھر واپس آنے کا یہ وقت ہے؟" اس نے سوال پوچھا تو وہ پریشان ہو گئی۔"

میری جاب کا وقت چھ بجے تک تھا، کسی نے کار کا ٹائر پنکچر کر دیا تھا اس لیے گھر آنے میں "دیر ہو گئی۔" کنزہ نے بتایا تو اس نے تحریم بیگم کی جانب دیکھا۔

ماما۔میں نے منع کیا تھا اسے کار کی چابی نہ دیں لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی تھی"

"روزانہ یہ دیر سے آتی ہے اگر ایسا رہا تو اسے گھر بٹھا دیں جاب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس نے تحریم بیگم سے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ کنزہ کی جانب دیکھنے لگیں

جو پریشان کھڑی تھی۔

کنزہ اپنے کمرے میں جاؤ۔"تحریم بیگم نے کہا تو اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا وہ اثبات میں"

سر ہلا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تو تحریم بیگم صوفے پر بیٹھ گئیں۔

****

صبح کا آغاز چڑیوں کی چہچہاہٹ سے ہوا۔وہ سب ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے جب ہارن کی آواز سن کر وہ مسکرانے لگے۔وہ کب سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

حویلی کے سامنے گاڑیاں رکیں تو چوکیدار نے حویلی کا دروازہ کھولا۔ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھائی اسے دیکھ کر پیچھے والے ڈرائیور نے بھی گاڑی چلائی اور حویلی کے اندر آکر گاڑی سائیڈ میں پارک کر کے باہر آکر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔وہ کالے رنگ کی شرٹ پر کالے ہی رنگ کی پینٹ زیب تن کیے،اس پر کوٹ پہنے، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے،ہاتھ میں

ورسٹ واچ پہنے۔وہ گاڑی سے باہر آیا اور حویلی کی جانب بڑھ گیا جبکہ اس کے آدمی وہاں کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔

السلام علیکم!"اس نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔حویلی میں اس وقت گہری خاموشی تھی" جبکہ وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔

وعلیکم السلام!"ان سب نے جواب دیا تو وہ ان سے ملا۔"

کیسے ہو؟وہاں جا کر تو ہمیں بھول ہی گئے تھے۔"سدرہ بیگم نے شکوہ کیا تو وہ مسکرانے لگا۔"

ماما ٹھیک ہوں،میں کیسے بھول سکتا ہوں۔"اس نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔"

میں تمہارے لیے ناشتہ لے کر آتی ہوں،تم دیر سے آئے ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر" رہی تھی۔"انہوں نے کہا اور کچن کی جانب بڑھ گئیں جبکہ وہ فیصل صاحب کی جانب متوجہ ہوا وہ اسے الیکشن کے متعلق بتا رہے تھے۔

مجھے تو تم بھول گئے ہو،نہ کال کرتے ہو اور نہ"

ابھی مجھ سے باتیں کیں۔"عماد نے اس کی یاد دہانی کروائی تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

پولیس آفیسر فواد میر مجھے گھورنا بند کرو۔"اس کی بات سن کر اسے کنزہ کا خیال آیا وہ بھی "
اسے پولیس آفیسر کہتی تھی اس نے جھرجھری لی اور اس کی جانب متوجہ ہوا۔

یونیورسٹی جاتے ہو؟"اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "

ہاں جاتا ہوں۔"اس نے بتایا۔ "

کیا سوچا ہے سیاست جوائن کرو گے یا پولیس آفیسر بنو گے ؟"فواد نے پر سوچ انداز میں پوچھا "
تو عماد نے اس کی طرف دیکھا۔

پولیٹیکل سائنس پڑھ رہا ہوں، سیاست جوائن کروں گا۔"اس نے بتایا تو وہ اثبات میں سر "
ہلا گیا۔

فیصل صاحب، فواد سے بات کر رہے تھے جب ان کے موبائل کی رنگ ٹون بجی انہوں نے
کال اٹینڈ کی۔

کیا ہوا ہے ؟"فیصل صاحب نے نا سمجھی سے پوچھا۔ "

اجمل صاحب نے گاؤں کے آدمی کو بہت مارا ہے زمین کا مسئلہ تھا، وہ آدمی بہت پریشان "
ہے۔"آدمی نے ان کو بتایا۔

میں اجمل کی حویلی جا کر اس سے بات کرتا ہوں۔"انہوں نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا جبکہ "وہ سب ناسمجھی سے ان کی طرف دیکھنے لگے۔

بابا۔کیا ہوا ہے؟"فواد نے انھیں پریشان دیکھ کر پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے۔"

زمین کے مسئلے پر اجمل نے گاؤں کے آدمی کو بہت مارا ہے،میں حویلی جا کر اس سے بات "کروں گا۔"انہوں نے بتایا اور صوفے سے اٹھ گئے۔

بابا میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔"اس نے کہا۔"

ٹھیک ہے،تم ناشتہ کرو۔"انہوں نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔سدرہ بیگم نے "لوازمات سے بھرا ٹرے ٹیبل پر رکھا تو اس نے چائے کا کپ اٹھایا اور ناشتہ کرنے لگا۔

****

صبح کے دس بج رہے تھے وہ ناشتہ کرنے کے بعد اپنے بیگ اٹھائے لاؤنج میں آئے وہ سب سکھر جانے کے لیے روانہ ہو رہے تھے وہ بہت خوش تھی۔

تم نے آفس میں بتایا کہ آج سکھر جاؤ گی؟"ریاض صاحب نے پوچھا تو وہ ان کی جانب "متوجہ ہوئی۔

جی میں نے ایک ہفتے کی چھٹیاں لی ہیں۔"اس نے بتایا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئے۔"

ٹھیک ہے تحریم اور تم کار میں بیٹھو، ہم گھر کو تالا لگا کر آتے ہیں۔" انہوں نے کہا تو وہ اپنا" بیگ اٹھائے تحریم بیگم کے ساتھ باہری دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

وہ پیلے رنگ کا لباس زیب تن کئے، آنکھوں پر چشمہ پہنے، ہلکا میک اپ کئے کار میں جا بیٹھی" تو تحریم بیگم نے بھی کار کا دروازہ کھولا اور بیک سیٹ پر بیٹھ گئیں۔ کچھ دیر بعد ریاض صاحب اور راحیل آئے تو انہوں نے بیگ رکھے ریاض صاحب فرنٹ سیٹ پر بیٹھے جبکہ راحیل ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار کو آگے بڑھا گیا۔

****

وہ ناشتہ کرنے کے بعد اجمل صاحب کی حویلی میں آئے تھے وہ باہر رکھی گئی کرسیوں پر براجمان تھے جب ریحان آیا تو اسے غصہ ہی آ گیا اس نے کرسی سے اٹھ کر اسے کالر سے دبوچا اور اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات شروع کر دی جواباً ریحان نے بھی اس کے چہرے پر مکا رسید کیا۔ اس نے اپنے آدمی سے گن لی اور اس کا رخ ریحان کی جانب کیا تو فیصل صاحب کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا۔

فواد گن نیچے رکھو۔" انہوں نے اسے روکنا چاہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم نے اس آدمی کو کیوں مارا؟"اس نے ریحان سے دریافت کیا تو اس نے زور سے قہقہہ " لگایا۔

وہ اس آدمی اور میرا مسئلہ ہے، تم دخل اندازی مت کرو۔"ریحان نے اپنے ہونٹوں سے " خون صاف کیا۔

یہ تمہارا اور اس آدمی کا مسئلہ نہیں ہے، میں تھانے جا کر تم پر ایف آئی آر درج کرواؤں " گا۔"فواد نے آگے بڑھ کر کہا تو اس کے آدمی راستے میں آئے اور اسے مارنے سے روکا۔

ویسے تمہاری نوکری تو کراچی میں ہے، کیا وہاں جا کر ایف آئی آر درج کرواؤ گے؟ میں تو " کہتا ہوں اپنا ٹرانسفر سکھر میں کرواؤ پھر جب دل چاہے مجھ پر ایف آئی آر درج کرواتے رہنا۔"ریحان نے ہنستے ہوئے کہا تو اس نے غصے میں اپنے ہاتھ کی مٹھی کو بھینچا۔

"اب اگر تم نے گاؤں کے کسی بھی آدمی پر ہاتھ اٹھایا تو پھر جیل میں بیٹھ کر چکی پیستے رہنا۔" فواد نے غصے میں کہا اور فیصل صاحب کے ساتھ وہاں سے چلا گیا جبکہ ریحان نے اپنے موبائل میں نمبر ڈائل کیا اور کال پر بات کرتا ہوا حویلی کے اندر چلا گیا اجمل صاحب نفی میں سر ہلاتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔

****

وہ پولیس اسٹیشن میں بیٹھا ہوا موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھا اس نے وردہ کا نمبر ڈائل کیا تو کچھ دیر بعد کال اٹینڈ کی گئی۔

السلام علیکم!"اس نے سلام کیا۔"

وعلیکم السلام!"اس طرف سے جواب دیا گیا۔"

کزن صاحبہ کیسی ہو؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

ٹھیک ہوں، تم بتاؤ کیسے ہو؟"اس نے جواب دینے کے بعد پوچھا۔"

میں ٹھیک ہوں، مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔"اس نے کہا تو وہ حیرانی سے موبائل کو دیکھنے لگی وہ اتنی سنجیدگی سے بات کر رہا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں پوچھو۔"اس نے کہا۔"

اس دن جو لڑکیاں تمہارے ساتھ تھیں وہ کون تھیں؟"اس نے دریافت کیا۔"

وہ میری دوستیں تھیں، کیوں؟"اس نے بتا کر نا سمجھی سے پوچھا۔"

کیا تم مجھے اپنی دوست کا نمبر دو گی؟"اس نے کچھ دیر کی توقف کے بعد پوچھا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی۔"

پولیس آفیسر رضوان میں ابھی کال کرکے چاچو کو بتاتی ہوں یہ مجھ سے میری دوست کا نمبر" مانگ رہا ہے۔"اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو وہ گڑبڑا گیا۔

وردہ تم بابا کو کال نہیں کروگی۔"اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تو وہ مسکرانے لگی۔"

میں ماما بابا، چاچو چاچی سب کو بتاؤں گی۔"اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا اور کال کاٹ دی"

جبکہ وہ دوبارہ سے اس کے نمبر پر کال کرنے لگا وہ اب اس کی کال نہیں اٹھا رہی تھی۔

کال اٹھاؤ۔"اس نے میسج لکھ کر سینڈ کیا۔"

نہیں"کچھ دیر بعد رپلائی آیا تو اس نے ٹیبل پر موبائل رکھا اور کانسٹیبل کو بلایا جو اسے آج کی" رپورٹس کے بارے میں آگاہ کرنے لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی صبح سے اس کے سر میں درد تھا اس نے آرام کرنے کی غرض سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگالی تبھی اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجنے لگی اس نے بیڈ کے کونے سے موبائل اٹھایا اور نمبر دیکھا وردہ کا نام سکرین پر جگمگا رہا تھا اس نے کال اٹینڈ کی تو اس نے اپنی عادت کے مطابق بولنا شروع کیا۔

کیا کر رہی ہو؟"اس نے پوچھا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگی۔"

تم سے بات کر رہی ہوں۔"اس نے مسکراہٹ کو روکا اور اسے جواب دیا تو اس نے منہ "

بسورا۔

کیا تمہیں کنزہ نے بتایا کہ وہ آج سکھر کے لیے روانہ ہو گئے ہیں؟"اس نے ناسمجھی سے "

پوچھا۔

میں نے اس سے پوچھا ہی نہیں۔"اس نے بتایا۔ "

ہم بھی اس کے ساتھ جاتے۔"وردہ نے اداس لہجے میں کہا۔ "

تمہیں بس گھومنا ہے کیا؟"سارہ نے پوچھا تو وہ مسکرانے لگی۔ "

تم بھی میرے ساتھ گھومنے چلا کرو، جب دیکھو کالج کے پیپرز چیک کرنے میں مصروف "

ہوتی ہو۔"وردہ نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

اچھا تم گھر آنا ماما تمہیں یاد کر رہی تھیں۔"سارہ نے یاد آنے پر بتایا تو وہ خوش ہو گئی۔ "

تم میرے لیے بریانی بناؤ گی کیا؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "

اچھا تو اب فرمائشی پروگرام شروع ہو گیا ہے۔"سارہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے "

موبائل کو گھورا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

ہاں "اس نے کہا تو سارہ نے کچھ دیر اس سے بات کر کے رابطہ منقطع کر دیا اور کھانا بنانے کی" غرض سے کچن میں چلی گئی۔

****

وہ جب سے اجمل حویلی سے آیا تھا اسے ریحان پر شدید غصہ تھا اس نے ریحان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا جب فیصل صاحب نے اسے بلایا تو وہ ان کی جانب متوجہ ہوا۔

تم تسلی رکھو، میں اجمل سے بات کروں گا۔ "انہوں نے اسے غصے میں دیکھ کر کہا۔"

بابا ان سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، ریحان کبھی سدھر ہی نہیں سکتا۔ "اس نے" گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئے۔

مجھے کام کے سلسلے سے شہر سے باہر جانا ہے، تم ہوشیار رہنا۔ "فیصل صاحب نے صوفے" سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور موبائل میں میسج لکھ کر سینڈ کیا کچھ دیر بعد اسے ریپلائی موصول ہوا تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی تبھی سدرہ بیگم لاؤنج میں آئیں تو اس نے موبائل کو ٹیبل پر رکھا۔

آج اجمل حویلی میں مہمان آ رہے ہیں، مجھے ملازمہ نے بتایا تمہیں پتا چلا کیا؟"سدرہ بیگم " نے دریافت کیا۔

ماما کون سے مہمان آ رہے ہیں؟"اس نے تجسس کے سبب پوچھا۔ "

اجمل کا بھائی کراچی شفٹ ہو گیا تھا کافی عرصے بعد ان سے ملنے آ رہا ہے، مجھے اس کے بچے " بہت اچھے لگتے تھے۔"انہوں نے بتایا تو وہ نا سمجھی سے انھیں دیکھنے لگا۔

ماما آپ ریاض صاحب کی بات کر رہی ہیں؟"اس نے یاد آنے پر پوچھا تو انہوں نے اثبات " میں سر ہلایا۔

ہاں تحریم میرے ساتھ کالج پڑھتی تھی شادی کے بعد اس سے میرا رابطہ ہی نہیں ہوا، اس " کے بچے مجھے شاپنگ مال میں ملے تھے تب چھوٹے تھے اس کے بعد وہ کراچی شفٹ ہو گئے تھے۔"سدرہ بیگم نے بتایا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا۔

وہ اجمل صاحب اور ریحان کی حرکتوں کی وجہ سے ہی کراچی شفٹ ہوئے ہوں گے۔"فواد " نے پر سوچ انداز میں کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

ہاں"انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "

ماما مجھے کچھ کام ہے، میں رات تک واپس آ جاؤں گا۔"اس نے کہا اور صوفے سے اٹھ گیا۔ "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ٹھیک ہے۔"سدرہ بیگم نے کہا تو وہ باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔"

****

شام کے چھ بج رہے تھے جب انہوں نے کار کو حویلی کے سامنے روکا ریاض صاحب باہر نکلے تو راحیل بھی کار سے باہر آیا۔وہ کئی سالوں بعد سکھر آئے تھے تو ارد گرد دیکھنے لگے حویلی کے دروازے پر سیکیورٹی گارڈ کھڑے تھے تحریم بیگم اور کنزہ بھی کار سے نکل کر باہر آئیں تو ریاض صاحب نے موبائل میں نمبر ڈائل کیا کچھ دیر بعد کال اٹینڈ کی گئی تو انہوں نے بات کر کے کال کاٹ دی پانچ منٹ بعد اجمل صاحب اور ان کی بیوی مسکراتی ہوئیں باہر آئیں تو ریاض صاحب،اجمل صاحب سے ملے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

السلام علیکم !"راحیل اور کنزہ نے ان کو سلام کیا تو وہ ان کی جانب متوجہ ہوئے۔"

وعلیکم السلام !"انہوں نے جواب دیا۔"

راحیل کیسے ہو؟"اجمل صاحب نے اس سے ملتے ہوئے پوچھا۔"

"تایا ابو میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟" اس نے ہلکی مسکراہٹ لبوں پر سجائی اور جواب دینے کے بعد ان سے بھی دریافت کیا۔

"میں ٹھیک ہوں، آپ سب حویلی کے اندر چلیں، اور تم ادھر آؤ کار کو حویلی میں پارک کرو۔" اجمل صاحب نے ان سے کہنے کے بعد اپنے آدمی کو بلا کر کہا تو وہ ان کی جانب آیا راحیل نے اسے کار کی چابی دی اور اجمل صاحب کے ساتھ حویلی کے اندر چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ جیسے ہی مین گیٹ سے اندر آئے ارد گرد دیکھنے لگے بڑا سا ہال نما لان تھا جہاں ایک طرف گارڈن تھا جبکہ دوسری جانب گاڑیوں کے لیے پارکنگ ایریا بنا ہوا تھا جہاں گاڑیاں کھڑیں تھیں بیچ میں حویلی تھی وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے اندر گہما گہمی تھی بڑا سا لاؤنج تھا جہاں بیچ میں صوفے رکھے گئے تھے سامنے ہی کمرے بنے ہوئے تھے ایک سائیڈ پر کچن بنا ہوا تھا جبکہ دوسری طرف سیڑھیاں تھیں لاؤنج کو سجایا گیا تھا وہ صوفے پر آکر بیٹھے تو ملازمہ نے ان کو

پانی کا گلاس دیا اسے گاؤں کا ماحول بہت پسند تھا ریاض صاحب باتوں میں مشغول ہو گئے تو وہ اٹھ کر ارد گرد دیکھنے لگی۔

کیسی ہو کنزہ؟"لڑکی کی آواز پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی جو مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔"

میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟"کنزہ نے جواب دے کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

میں بھی ٹھیک ہوں۔"اس نے جواب دیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آؤ میں تمہیں کمرہ دکھاتی ہوں۔"ہانیہ نے کہا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تو وہ بھی اس" کے ساتھ چلنے لگی۔

کون ہو تم؟" وہ موبائل ہاتھ میں لیے ارد گرد دیکھ رہی تھی جب مردانہ آواز سن کر اس" نے اپنے قدم سیڑھیوں پر روکے وہ اسے گھور رہا تھا اس نے ناسمجھی سے ہانیہ کی جانب دیکھا جوان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

کنزہ ریاض ہوں، کراچی سے آئی ہوں۔" اس نے بتایا تو اس نے غور سے اسے دیکھا گوری" رنگت، ہلکا میک اپ کئے، پیلے رنگ کا لباس زیب تن کئے وہ اسے خوبصورت لگی۔ وہ ہانیہ کے بلانے پر آگے بڑھ گئی جبکہ وہ اپنے خیالات کو جھٹکتا ہوا ارد گرد دیکھنے لگا لاؤنج میں ریاض صاحب کی فیملی بیٹھی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم نے مجھے نظر انداز کیا۔" وہ زیرِ لب بڑبڑایا تھا اور کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد" لاؤنج کی جانب بڑھ گیا۔

****

سر میں نے کچھ نہیں کیا، مجھے پیسوں کی ضرورت تھی میں اس آدمی کو اپنے ساتھ اس کی" حویلی لے گیا تھا میں نے اس آدمی کو نہیں مارا۔" اس آدمی نے روتے ہوئے بتایا۔

اگر پیسوں کی ضرورت تھی تو کما لیتے، ان کاموں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔"اس نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ ارد گرد دیکھنے لگا اس کے آدمی اسے چڑانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے اسے شرمندگی ہونے لگی۔

سر میں نوکری کروں گا، آپ مجھے یہاں سے جانے دیں۔"اس نے منت بھرے انداز میں" کہا تو اس نے اپنے آدمی کو بلا کر اسے باہر چھوڑنے کا کہا اور خود گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

****

اس نے کمرے میں آکر ملازمہ سے اپنا بیگ منگوایا اور خود آرام کرنے کی غرض سے سو گئی تھی شام کے سات بج رہے تھے جب وہ نیند سے بیدار ہوئی۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر منہ دھو کر آئی اور ہلکی گلابی رنگ کی لپ گلوز لگا کر کمرے سے باہر آئی۔ اس نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے نیچے دیکھا سب ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے کھانا کھانے میں مصروف تھے وہ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آئی تو ہانیہ نے اسے بلایا وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔ ہانیہ نے اسے ڈائننگ ٹیبل کی طرف چلنے کا کہا تو اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ وہ اپنے اوپر کسی کی نظروں کو اچھی طرح محسوس کر رہی تھی اس نے بریانی کی پلیٹ آگے

کی اور سامنے دیکھا تو اسے غصہ ہی آگیا وہ اسے دیکھ رہا تھا کنزہ نے اسے گھورا تو اس نے اپنی نظریں کھانے کی طرف کیں۔

راحیل تم کھانا کھا کر ریحان کے ساتھ جانا وہ تمہیں گاؤں دکھائے گا۔"اجمل صاحب کی" بات سن کر وہ ان کی جانب متوجہ ہوا۔

ٹھیک ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

تایاابو میں بھی جاؤں؟"کنزہ نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ خاموش رہے۔" گاؤں میں لڑکیاں زیادہ تر باہر نہیں جاتی تھیں۔

ریاض سے پوچھ لو،اگر وہ اجازت دے تو چلی جانا۔"انہوں نے کچھ دیر کی توقف کے بعد" کہا تو وہ ان کی جانب دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے،راحیل کے ساتھ چلی جانا۔"ریاض صاحب نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا" اور ہانیہ کی جانب دیکھنے لگی جو کھانا کھا رہی تھی۔

آپ چلیں گی؟"اس نے دریافت کیا۔"

نہیں تم چلی جاؤ۔"اس نے مسکرانے کی سعی کی اور کرسی سے اٹھ کر برتن سمیٹنے لگی جبکہ وہ" نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی اچانک وہ اداس کیوں ہو گئی تھی اس نے بعد میں پوچھنے کا سوچا اور راحیل کے بلانے پر اپنا موبائل اٹھا کر کھڑی ہو گئی وہ جیسے ہی باہری دروازے کی جانب بڑھے وہ بھی ان کے پیچھے چلی گئی۔

باہر آکر ریحان ڈرائیونگ سیٹ پر جبکہ راحیل فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تو اس نے بیک سیٹ کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گئی تو ریحان نے گاڑی کو اسٹارٹ کیا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر گیا۔وہ باہر کے مناظر دیکھنے لگی پانچ منٹ کی مسافت کے بعد اس نے کار کو روکا اور باہر نکل آیا جبکہ وہ نا سمجھی سے سامنے دیکھنے لگی جہاں ہریالی ہی ہریالی تھی اس سے تھوڑا آگے ہی گھر بنے ہوئے تھے۔

Clubb of Quality Content

کنزہ باہر آؤ۔"راحیل نے کہا تو وہ کار سے باہر آئی۔"

ریحان نے راحیل کو بلایا اور اسے وہاں کے بارے میں بتانے لگا جبکہ وہ نا سمجھی سے انھیں دیکھنے لگی۔

مجھے آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔"کنزہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اس کی جانب دیکھنے" لگے۔

ہم نے تو نہیں کہا تھا آؤ، خود ہی آ گئی ہو۔" ریحان نے کہا تو اسے غصہ ہی آ گیا۔"

تمہیں کوئی مسئلہ ہے کیا؟" اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے پوچھا تو اس نے گہری"
مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے؟" اس نے چڑانے کی غرض سے پوچھا اور وہ چڑ بھی گئی اس سے قبل کہ وہ"
جواب دیتی ہارن کی آواز پر وہ سامنے دیکھنے لگی جہاں سفید رنگ کی کار کھڑی تھی اس کے
پیچھے دو کالے رنگ کی گاڑیں تھیں وہ راستے میں کھڑی تھی تبھی ہارن بجایا گیا تھا۔ وہ جو بیک
سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا ڈرائیور نے جیسے ہی کار روکی سامنے کی جانب دیکھنے لگا تبھی وہ لڑکی ہارن کی
آواز پر پلٹی اسے دیکھ کر کئی باتیں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگیں اسے پہچاننے میں
اسے چند سیکنڈز لگے تھے۔

یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے؟" وہ زیرِ لب بڑبڑایا تو ڈرائیور نے اس کی طرف دیکھا۔"

سر یہ اجمل صاحب کی بھتیجی ہے، آج کراچی سے آئے ہیں۔" ڈرائیور نے بتایا تو اس نے"
سامنے کی جانب دیکھا جہاں وہ لڑکی ریحان سے بات کر رہی تھی۔

اس نے ریحان کے کہنے پر وہ نیوز چینل پر چلائی تھی؟" مختلف قسم کی سوچوں نے اسے"
اپنے گھیرے میں لیا تھا ڈرائیور کار کو آگے بڑھا گیا تھا جبکہ وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھا۔

راحیل میں بازار جاؤں ؟"اس نے ریحان کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔"

نہیں کل آئیں گے،ابھی تم کار میں جا کر بیٹھو کافی وقت ہو گیا ہے۔"اس نے کہا تو وہ نا سمجھی "

سے اسے دیکھنے لگی شاید ریحان کا بات کرنے کا طریقہ اسے برا لگا تھا تبھی اس نے کہا تھا جبکہ

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور بیک سیٹ پر جا کر بیٹھی۔

تمہیں کیا ہوا ہے؟"ریحان نے اسے سنجیدہ دیکھ کر پوچھا۔"

کچھ نہیں ہوا۔"اس نے جواب دیا اور کار کی فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھا جبکہ وہ کندھے اچکاتا ہوا"

ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا اور ان دونوں کی جانب دیکھا کنزہ موبائل استعمال کر رہی تھی جبکہ

راحیل نا جانے کیوں سنجیدگی سے بیٹھا ہوا تھا اس نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی اور کار کو حویلی

کے راستے پر بڑھا گیا۔

****

وہ حویلی آیا تو سدرہ بیگم اور عماد لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے وہ کچھ دیر ان کے ساتھ وہاں بیٹھا

رہا اور پھر اپنے کمرے میں چلا گیا اس نے کمرے میں آکر موبائل کو ٹیبل پر رکھا اور صوفے پر

جا بیٹھا اسے کنزہ کو یہاں دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی۔

مس اینکر کنزہ ریاض تو تم نے اجمل صاحب کے کہنے پر بابا کے متعلق خبر سنائی تھی؟"اس" نے کہا اور موبائل میں اس کا نمبر تلاش کرنے لگا اس نے کال لسٹ میں جا کر دیکھا اسے نمبر ڈھونڈنے میں ٹائم لگا اس نے کنزہ کے نمبر پر کال ملائی مگر اس نے کاٹ دی اسے غصہ ہی آ گیا۔

کال اٹھائیں مس اینکر صاحبہ۔"اس نے میسج سینڈ کیا وہ جو کار میں بیٹھی ہوئی تھی اس نے" میسج پڑھا اور رپلائی کرنے لگی۔

آپ کون؟"اس نے میسج سینڈ کیا۔"

پولیس آفیسر فواد میر۔"جواب موصول ہوا۔"

میں گھر جا کر کال کروں گی، ابھی باہر ہوں۔"اس نے میسج لکھ کر سینڈ کیا اور موبائل کو" پرس میں رکھا جبکہ اس کا میسج پڑھ کر فواد نے موبائل رکھا اور صوفے سے ٹیک لگا لی۔

وہ صوفے پر آنکھیں موندیں بیٹھا ہوا تھا جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی اس نے ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور نمبر دیکھا وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا اس نے کال اٹینڈ کی اور اس کی بات سننے لگا۔

"کال کیوں کی تھی؟" کنزہ نے نا سمجھی سے پوچھا وہ کشمکش میں مبتلا تھی کہ اس نے کال کیوں کی ہے تبھی اس سے پوچھنے لگی۔

"تم اس وقت کہاں ہو؟" اس نے کنزہ کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا تو وہ غصے میں سلگ اٹھی۔

"تم سے مطلب؟" اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے پوچھا۔

"جواب دو، تم اس وقت کہاں ہو؟" اس نے دبی ہوئی آواز میں پوچھا تو فون کی اس طرف خاموشی چھا گئی۔

"میں سکھر آئی ہوں۔" اس نے اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے جواب دیا تو اس کے جواب دینے پر اسے نا جانے کیوں خوشی محسوس ہوئی مگر اگلے ہی پل اسے غصہ آ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ریحان تمہارا کیا لگتا ہے؟" اس نے غصے میں دریافت کیا تو وہ نا سمجھی سے موبائل کو دیکھنے لگی۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے؟" کنزہ نے چلاتے ہوئے پوچھا جسے وہ سراسر نظرانداز کر گیا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟" اس نے پھر سے کہا۔

"وہ میرا کزن ہے۔" اس نے بتایا۔

اچھا۔تو اس کے کہنے پر تم نے بابا کے متعلق نیوز پڑھی تھی؟"اس نے دریافت کیا جبکہ "
اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیوں ایسے پوچھ رہا ہے۔

میں نے تمہیں بتایا تھا وہ خبر رپورٹر نے ریکارڈ کروائی تھی اور جیسے ہی ہم تک پہنچی میں نے "
وہ خبر پڑھی۔" کنزہ نے اسے بتایا جبکہ وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا۔

فواد تم ریحان کو کیسے جانتے ہو؟" کنزہ کی آواز سن کر اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تو وہ اس کی "
بات سننے لگا۔

تم نے شاید میرا انٹرویو نہیں سنا، میں سکھر شہر سے تعلق رکھتا ہوں۔"اس نے بتایا۔ "

تو کراچی میں کیا کرتے ہو؟"اس نے ناسمجھی سے پوچھا تو نا چاہتے ہوئے بھی اس کے "
چہرے پر مسکراہٹ در آئی جسے بر وقت اس نے قابو کیا۔

میں نے یونیورسٹی کی تعلیم کراچی سے حاصل کی تھی اب کراچی میں ہی جاب کر رہا "
ہوں۔"اس نے بتایا تو اسے سمجھ آئی۔

میں سکھر شہر آئی ہوں،اور مجھے کچھ دیر قبل ہی تم نے بتایا تم سکھر شہر سے تعلق رکھتے ہو۔" وہ اسے بتانے لگی جبکہ اس کی بات سن کر وہ سوچنے لگا وہ کیوں اس سے نارملی بات کر رہی تھی۔

اچھا۔" فواد نے سنجیدگی سے کہا۔"

جی۔" اس نے جواباً کہا اور کال کاٹ دی جبکہ وہ موبائل کو رکھ کر ڈریسنگ ٹیبل کی جانب" بڑھ گیا اور اپنے بالوں کو جیل سے سیٹ کرنے لگا

اس کے دماغ میں مختلف قسم کی سوچیں چل رہی تھیں جنھیں جھٹکتا ہوا وہ کھانا کھانے کی غرض سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

رات کے آٹھ بج رہے تھے وہ سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی تو وہ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر سائیڈ پر آیا اور کال اٹینڈ کر کے بات کرنے لگا اس طرف سے کوئی بات بتائی گئی تھی جسے سن کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی وہ جو لاؤنج میں کھڑی ہوئی تھی اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر اسے ناجانے کیوں خوشی محسوس

ہونے لگی مگر اگلے ہی پل اس کے چہرے پر اداسی آگئی وہ اسے نظر انداز کر رہا تھا جبکہ وہ ناجانے کیوں اس کے بارے میں سوچتی تھی۔

"ہانیہ کیا ہوا؟" اسے سوچوں میں مصروف دیکھ کر کنزہ نے پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

"مجھے یہاں کی ویڈیوز بنانی ہیں تم کل میرے ساتھ باہر چلو گی؟" کنزہ نے اس سے پوچھا۔

"تم بابا سے پوچھ لینا، انہوں نے اجازت دی تو میں چلوں گی۔" ہانیہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے کہا اور کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ ہانیہ نے راحیل کی جانب دیکھا جو کال کاٹ کر اب صوفے کی جانب آیا اور بیٹھ گیا وہ کچھ دیر تو وہاں کھڑی رہی اس کے بعد کنزہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

وہ کمرے میں کب سے ٹہل رہی تھی جب دروازے کی آواز سن کر کمرے سے باہر آئی رضوان نے سلام کیا تو وجیہہ بیگم نے اسے جواب دیا اور اس سے بات کرنے لگی۔

میں کب سے تمہیں کال کر رہی ہوں اور تم ابھی آئے ہو، تمہاری ڈیوٹی تو رات دس بجے" ہے نا؟ پھر لیٹ کیوں آئے ہو؟" وردہ نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اسے بیٹھنے تو دو۔" وجھیہ بیگم نے اسے ٹوکا جبکہ رضوان صوفے پر بیٹھ گیا۔"

ضروری کام سے تھانے گیا تھا اس لیے دیر ہو گئی۔" رضوان نے بتایا۔"

میں تمہارے لیے چائے بنا کر آتی ہوں۔" وجھیہ بیگم نے کہا اور کچن میں جانے لگیں جب" رضوان نے انھیں روکا۔

چاچی میں وردہ کو اس کی دوست کے گھر چھوڑ کر آؤں، نہیں تو غصے میں یہ اور زیادہ کمزور ہو" جائے گی۔" اس نے اپنی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے کہا تو وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی اور اپنا پرس اٹھانے کی غرض سے کمرے میں چلی گئی۔

ٹھیک ہے۔" انہوں نے کہا تو وہ باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا کچھ دیر بعد وردہ کمرے" سے اپنا پرس اٹھا کر آئی اور وجھیہ بیگم کو بتا کر گھر سے باہر آئی تو رضوان کار میں بیٹھا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ جا کے بیک سیٹ پر بیٹھ گئی تو اس نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا مگر کہا کچھ نہیں وہ اس وقت غصے میں تھی اور اسے اچھی خاصی باتیں سنا لیتی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

تم نے مجھے اپنی دوست کا نمبر نہیں دیا؟"اس نے کار کو ڈرائیو کرتے ہوئے کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

تمہیں کیوں میری دوست کا نمبر چاہیے ؟"وردہ نے اسے گھورا تو وہ گڑبڑا گیا۔"

مجھے اس سے پوچھنا ہے تمہاری وردہ سے دوستی کیسے ہوئی؟"اس نے جلدی میں کہا تو وہ غصے" میں سلگ اٹھی۔

میں چاچو کو بتاؤں گی تم میری دوست کا نمبر مانگ رہے تھے۔"اس نے دھمکی دی اور" سامنے کی طرف دیکھنے لگی جبکہ اس نے نفی میں سر ہلایا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر گیا۔وہ گہری سوچ میں مبتلا ہوگئی کچھ دیر کی مسافت کے بعد اس نے سارہ کے گھر کے سامنے کار روکی تو وہ اپنے خیالوں کو جھٹکتی ہوئی باہر آئی اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتی اس نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی اور کار کو آگے بڑھا گیا جبکہ وہ غصے میں اسے کوسنے لگی۔

لگتا ہے ناراض ہوگیا ہے۔"وہ زیرِلب بڑبڑاتی ہوئی سارہ کے گھر کی جانب بڑھ گئی۔"

****

اس نے دروازہ بجایا تو سارہ نے دروازہ کھولا وہ مسکراتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہوئی تو انیسہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں اس نے سلام کیا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

السلام علیکم!" وہ ان کی جانب آئیں۔"

وعلیکم السلام! کیسی ہو؟" انیسہ بیگم نے جواب دیا اور اس سے دریافت کیا تو وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔"

میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟" اس نے جواب دینے کے بعد پوچھا۔"

میں بھی ٹھیک ہوں۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا۔"

مجھے بھول گئی ہو کیا؟" سارہ نے اسے گھورا تو وہ دانت نکالنے لگی۔"

تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں، میری دوست۔" وردہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تمہیں کیا ہوا ہے؟" اس نے تجسس سے پوچھا۔"

کچھ بھی نہیں ہوا، ریستوران چلیں۔" اس نے صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔"

میں نے بریانی بنائی ہے، ریستوران جانے کی ضرورت نہیں ہے۔" سارہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا تو اس کا قہقہہ لاؤنج میں گونجا جبکہ وہ اسے گھورنے لگی۔"

میری لیے بریانی بنائی ہے۔"اس نے خوشی سے پوچھا۔"

ابھی ہونے والا جیجو تو نہیں ملا جو کہوں اس کے لیے بنائی ہے۔"سارہ کی بات سن کر اس"
نے منہ بسورا۔

تنگ مت کرو۔"اس نے چڑنے کے انداز میں کہا تو وہ ہنسنے لگی۔"

میں کھانا لے کر آتی ہوں۔"سارہ نے کہا اور کچن میں چلی گئی جبکہ وہ انیسہ بیگم سے بات"
کرنے لگی۔

سارہ نے ٹیبل پر لوازمات سے بھرا ہوا ٹرے رکھا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

وردہ کھانا کھاؤ۔"اس نے کہا تو وہ کھانے کی جانب متوجہ ہوئی۔"

کچھ دیر بعد وہ کھانے سے فارغ ہوئیں تو سارہ برتن اٹھا کر کچن میں رکھنے گئی انیسہ بیگم کے
موبائل کی رنگ ٹون بجی تو وہ کال اٹینڈ کرتی ہوئیں اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔"وردہ نے کچن میں داخل ہو کر اسے کہا تو وہ اس کی جانب دیکھنے"
لگی۔

کیا ہوا ہے؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رضوان نے مجھے کہا میں اسے اپنی دوست کا نمبر دوں۔" وردہ نے اسے ساری بات بتائی تو"

وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی کچھ دیر بعد اس نے

پوچھا۔

کونسی دوست کا نمبر مانگ رہا تھا۔" وہ کچن سے باہر آئی۔"

یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں۔" اس نے بتایا اور لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔"

میرا نمبر کسی کو مت دینا۔" سارہ نے اسے سختی سے منع کیا۔"

اچھا ٹھیک ہے۔" اس نے کہا اور باتوں میں مصروف ہو گئی۔"

انیسہ بیگم ان کے لیے چائے بنا کر آئی تھیں انہوں نے چائے کا ٹرے ٹیبل پر رکھا تو سارہ اور وردہ نے چائے کا کپ اٹھایا۔ انیسہ بیگم بہت خوش تھیں انھیں سارہ کی دوستیں اچھی لگتی تھیں۔ چائے پینے کے بعد وہ باتیں کرنے لگیں۔

رات کے نو بج رہے تھے وہ اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئی تو سارہ نے ٹیبل سے چائے کے کپ اٹھائے اور کچن میں رکھنے چلی گئی۔

****

(سکھر شہر)

صبح کے دس بج رہے تھے وہ سب ڈائینگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے کنزہ نے ناشتہ کرنے کے بعد ہانیہ کو بلایا اور اسے باہر چلنے کا کہا تو وہ پریشان ہو گئ۔اس نے نفی میں سر ہلایا اور ڈائیننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئ۔

تایا ابو مجھے باہر جا کر کچھ ویڈیوز بنانی ہیں کیا میں ہانیہ کے ساتھ جاؤں؟"اس نے آہستہ سے" بات کرتے ہوئے پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

تم راحیل کے ساتھ چلی جانا،ہانیہ نہیں جائے گی۔"اجمل صاحب نے کہا تو وہ نا سمجھی سے" ان کی طرف دیکھنے لگی۔

تایا ابو ہم دور نہیں جائیں گے۔"اس نے کہا تو اجمل صاحب نے کھانے سے ہاتھ روکا اور" کرسی سے اٹھ گئے سب سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

ہانیہ نہیں جائے گی، تمہیں جانا ہے تو ریاض سے پوچھ کر چلی جانا۔"انہوں نے کہا اور وہاں" رکے نہیں بلکہ باہری دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

بابا میں نے صرف تایا ابو سے پوچھا ہے، وہ نا جانے کیوں ناراض ہو گئے ہیں۔"اس نے کہا تو" ریاض صاحب نے اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم راحیل کے ساتھ باہر جانااور جلدی واپس آجانا،میں اجمل بھائی کو منالوں گا۔"ریاض صاحب نے کہاتواس نے اثبات میں سر ہلایااور کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ سب کھانے کی جانب متوجہ ہوگئے۔

"السلام علیکم !نیوز چینل کے ساتھ میں ہوں کنزہ ریاض،جی تو آج میں آپ کو سندھ کے شہر سکھر کی خوبصورتی دکھاؤں گی۔

سکھر پاکستان کے صوبہ سندھ کا تیسرا بڑا شہر ہے،جو دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔یہ ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے جو سکھر بیراج،لینس ڈاؤن پل جیسے مقامات کے لیے مشہور ہے۔

وہ موبائل راحیل کو دے کر خود آگے بڑھ کر بتاتی جارہی تھی جبکہ راحیل اس کی ویڈیو بنارہا تھا۔اس جگہ کے بارے میں بتا کر اس نے وقفہ لیااور گاڑی کی جانب گئی اور کچھ دیر کے لیے بیٹھ گئی۔

"راحیل تھوڑا آگے چلیں؟ مجھے اس علاقے کی بھی ویڈیو بنانی ہے۔"اس نے پوچھا تو وہ کڑے تیور لیے اسے دیکھنے لگا۔

"ضرورت نہیں ہے۔"اس نے انکار کیا۔

اچھا۔" کنزہ نے کہا اور اس سے موبائل لیا تبھی راحیل کے موبائل کی رنگ ٹون بجی تو وہ" کال اٹینڈ کرتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ اس نے موبائل کا کیمرہ آن کیا اور مسکراتی ہوئی وہاں کی ویڈیو بنانے لگی ساتھ ہی وہ اس جگہ کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"مس اینکر صاحبہ کیا کر رہی ہو؟"

مردانہ آواز سن کر اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے جواب دینے کے بجائے حیرانی سے پوچھا اور موبائل کا" کیمرہ بند کیا۔

پہلے میں نے تم سے پوچھا ہے۔" اس نے اپنا چشمہ اتارا تو وہ اس کی براؤن آنکھوں میں" دیکھنے لگی پھر جلد ہی اس نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا۔

میں یہاں تایا ابو کے گھر آئی ہوں۔" اس نے بتایا تو اسے چند پل کے لیے غصہ آیا جسے" بروقت اس نے قابو کیا۔

"میری فیملی سکھر رہتی ہے، تمہیں میں نے کل بتایا تھا اور ہاں تم نے نیوز بھی تو پڑھی تھی۔"

فواد نے طنزیہ لہجے میں کہا تو اس نے غصے میں اسے دیکھا۔

ہاں یاد ہے۔"جواباً اُس نے کہا۔"

یادر کھنا بھولنا مت کہ تم نے کیا نیوز پڑھی تھی۔"اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا تو اسے غصہ ہی آگیا اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتی فواد کو دھکا دیا گیا اس نے سنبھلتے ہوئے دیکھا تو ریحان اسے گھور رہا تھا۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری کزن سے بات کرنے کی۔"اس نے غصے میں دریافت کیا۔

اب تمہاری کزن سے بات کرنے کے لیے اجازت لینی پڑے گی کیا؟"اس نے تلخی سے پوچھا تو ریحان نے اس کے منہ پر مکا رسید کیا جواباً فواد نے بھی اس کے منہ پر مکا مارا تو وہ اس پر لپکا کنزہ نے زور سے چیخ ماری تو فواد کے سیکیورٹی گارڈ اس طرف آئے اور انھیں دور کیا راحیل بھی وہاں آیا اور معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

تم جا کے کار میں بیٹھو۔"ریحان نے غصے میں کنزہ کی جانب دیکھا تو وہ اسے گھورنے لگی۔"

تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو کیا؟"اس نے تفتیشی انداز میں پوچھا تو اسے غصہ ہی آگیا۔

Clubb of Quality Content

تمہیں سمجھ نہیں آئی کیا؟" وہ غصے میں دھاڑا تھا جبکہ اسے یوں چلاتے ہوئے دیکھ کر وہ اپنا "
غصہ ضبط کر کے کار کی جانب بڑھ گئی۔

تم بھی چلو۔ "اس نے راحیل سے کہا اور اپنے قدم آگے بڑھائے تو وہ بھی کار کی جانب بڑھ "
گیا۔

سر آپ ٹھیک تو ہیں ؟ "سیکیورٹی گارڈ نے اس سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا "
چشمہ پہن کر کار کی جانب بڑھ گیا۔

****

وہ آفس میں بیٹھا ہوا کب سے انتظار کر رہا تھا۔ وہ میٹنگ کے سلسلے میں آیا تھا۔ اسے وہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ بیت چکا تھا۔ اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا اسے اب یہ میٹنگ اٹینڈ نہیں کرنی تھی وہ کرسی سے اٹھ کر میٹنگ روم سے باہر آیا تو آدمی نے اسے بلایا اس نے پلٹ کر پیچھے نہیں دیکھا وہ غصے میں باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا اس کے آدمی باہر کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے اسے غصے میں دیکھ کر اپنی کار میں بیٹھ گئے اس نے موبائل میں نمبر ڈائل کیا جیسے ہی کال اٹینڈ کی گئی اس نے بولنا شروع کیا۔

Clubb of Quality Content

میں تمہارا کام نہیں کروں گا، اپنے پیسے اپنے پاس رکھ لو۔"اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے" کہا تو وہ آدمی پریشان ہی ہو گیا۔

مجھے کچھ کام تھا اس لیے دیر سے آفس آیا ہوں، میں تمہیں پچاس لاکھ دوں گا تم میرا کام کر" لو۔"آدمی نے منت بھرے انداز میں کہا۔

میں تمہارا کام نہیں کروں گا۔"اس نے کہہ کر رابطہ منقطع کیا اور جا کر کار کی فرنٹ سیٹ پر" بیٹھ گیا تو ڈرائیور نے کار کو اسٹارٹ کیا۔اس نے شیشے سے باہر دیکھا اس کے آدمی پیچھے والی گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے اس نے اپنی نظریں سامنے کیں تبھی اسے فواد کا خیال آیا اس نے موبائل میں اس کا نمبر ڈائل کیا کال جا رہی تھی کافی دیر بعد اٹینڈ کی گئی اسے غصہ تو بہت آیا مگر اس نے قابو کیا۔

Clubb of Quality Content

ایس ایچ او صاحب کال کیوں کی ہے؟"اس نے سوال پوچھا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی" مسکرانے لگا۔

تم سکھر گئے ہو مجھے بتایا نہیں۔"اس کی بات سن کر فواد نے نفی میں سر ہلایا گویا کہا ہو اس کا" کچھ نہیں ہو سکتا۔اس نے فواد کو تنگ کرنے کے لیے کال کی تھی۔

تم سے جب میں پوچھتا ہوں تم کس جگہ اسمگلنگ کرنے جا رہے ہو تم مجھے بتاتے نہیں ہو، تو" میں کیوں تمہیں بتاؤں میں کہاں جا رہا ہوں۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا تو اسے غصہ ہی آگیا۔

ایس ایس پی فواد میر تم نے بھی اسمگلنگ کرنی ہے تو بتاؤ میں تمہیں ایڈریس بتا دیا کروں" گا۔" اس نے تلخی سے کہا تو اس نے زور سے قہقہہ لگایا گویا اس کا تمسخر اڑایا ہو۔

مجھے اسمگلنگ نہیں کرنی بلکہ اسمگلرز کو پکڑنا ہے، تم مجھے ایڈریس بتا دیا کرو تا کہ اسمگلرز کو" جیل تک چھوڑ آؤں۔" اس کی بات سن کر اسے غصہ آرہا تھا۔

ایس ایس پی صاحب تم اپنی نوکری پر توجہ دو ایسا نہ ہوا سمگلرز کو پکڑنے کے چکر میں اپنی" نوکری ہی گنوا دو۔" اس کی بات سن کر فواد کو حیرانی ہوئی وہ کچھ کہتا اس سے قبل ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔ گاڑی گھر کے سامنے رکی تو وہ گاڑی سے باہر آیا اور اپنے قدم گھر کی جانب بڑھا گیا۔

****

وہ صوفے پر بیٹھا ہوا گہری سوچ میں مبتلا تھا۔ ساجد میر اس کا دوست تھا۔ وہ دونوں یونیورسٹی میں ساتھ پڑھتے تھے۔ اس کی دوستی ساجد سے یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔ یونیورسٹی میں پروگرام تھا وہ کب سے وہاں ٹہل رہا تھا اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا صبح کے دس بج رہے

تھے مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا اس نے موبائل میں ساجد کا نمبر ڈائل کیا کال جا رہی تھی مگر رسیو نہیں کی گئی تو وہ پریشان ہی ہو گیا وہ ابھی تک یونیورسٹی نہیں آیا تھا اور کال بھی نہیں اٹھا رہا تھا اس نے اپنے قدم پارکنگ ایریا کی جانب بڑھائے اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار کو اسٹارٹ کیا اور اس کا رخ باہری دروازے کی جانب کیا۔ آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد اس نے کار کو حویلی کے سامنے روکا اور باہر نکل آیا۔ سیکیورٹی گارڈ دروازے پر کھڑا تھا اس نے اپنا نام بتایا اور اندرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ حویلی کے اندر داخل ہوا تو ساجد صوفے پر بیٹھا ہوا موبائل استعمال کر رہا تھا اسے آرام سے بیٹھے ہوئے دیکھ کر اسے غصہ ہی آگیا وہ اس کے لیے پریشان تھا جبکہ وہ یہاں بیٹھا ہوا تھا۔

ساجد سومرو تم نے کال کیوں نہیں اٹھائی؟" اس نے غصے میں پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ "
ہوا۔

میں کال اٹینڈ کرتا تو تم کہتے پروگرام میں آؤ، اس لیے کال اٹینڈ نہیں کی۔" اس نے "
مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

میں پریشان ہو گیا تھا تم یونیورسٹی بھی نہیں آئے اور میری کال بھی نہیں اٹھا رہے تھے، اس "
لیے یہاں آگیا۔" اس نے فکرمندی سے کہا تو وہ مسکرانے لگا۔

اریب سومرو تم نے اچھا کیا یہاں آ گئے، اب یونیورسٹی نہیں جانا پڑے گا۔"اس نے موبائل کو ٹیبل پر رکھا۔

تم میری بات کو سیریس نہیں لے رہے، میں تمہارے لیے پریشان ہو گیا تھا، آئندہ میری کال اٹینڈ کرنا نہیں تو میں انکل کو تمہاری شکایت دوں گا یہ یونیورسٹی کی چھٹی کر کے گھومنے جاتا ہے۔"اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو اس نے زور سے قہقہہ لگایا۔

اریب سومرو تم مجھے دھمکی دے رہے ہو، میں بھی انکل کو بتاؤں گا تم مجھے دھمکیاں دیتے ہو۔"اس نے اپنی مسکراہٹ کو روکا تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

ساجد میں نوکری کے لیے اپلائی کروں گا، تمہارا کیا خیال ہے؟"اس نے پرسوچ انداز میں پوچھا۔

میں بابا سے پوچھوں گا۔"اس نے جواب دیا۔

ریستوران ناشتہ کرنے چلیں؟"اریب نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ سوچنے لگا۔

ٹھیک ہے۔"اس نے جواباً کہا اور ٹیبل سے موبائل اٹھا کر اس کے ساتھ باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اس کا دوست تھا اس کے ساتھ گزارے لمحے اکثر اسے یاد آتے تھے اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور صوفے سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842